# سوال

(420) کیا شادی شدہ بیٹی والدین پر خرچ کرے گی؟

# جواب

*السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ*

کیا لڑکے کی طرح کا مال بھی والدین کی طرف لوٹتا ہے؟ اور کیا لڑکی کے ذمہ بھی اسی طریقے سے والدین پر خرچ کرنا واجب ہے؟ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ لڑکی کی شادی کے بعد اگر اس کے بھائی والدین پر خرچ کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو لڑکی کے ذمہ والدین کا خرچہ واجب نہیں؟

اور کیا بیوی کے مال میں خاوند کا کوئی حق ہے؟ اور اگر خاوند کا خیال ہو کہ بیوی کا مال والدین پر خرچ کرنا واجب نہیں تو کیا بیوی اس مسئلے میں خاوند کی اطاعت کرے؟ اور اگر والدین فقیر ہوں اور بیوی کا کوئی خاص مال نہیں تو کیا اس کے خاوند کے ذمہ ہے کہ وہ بیوی کے والدین پر خرچ کرے؟ وہ اس طرح کہ والدین کے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹی سے زکوۃ کا مال لے لیں لیکن خاوند کے والدین کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ بیٹے کے مال سے زکوۃ کا مال لیں اس لیے کہ بیٹے پر والدین کا خرچہ واجب ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

*وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!*

*الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!*

اولاد ایک ایسا لفظ ہے جس میں بیٹے اور بیٹیاں سب شامل ہیں اور والد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی اولاد کے مال میں جس طرح چاہے تصرف کرے۔ حدیث میں ہے کہ:

"تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے۔"

اس لیے اگر والد اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ لینا چاہے تو یہ اس کا حق ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے اولاد پر کوئی ضرر نہ آئے اگر والدین فقیر ہوں اور بیٹی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد مال ہو تو بیٹی پر لازم ہے کہ وہ اپنے والدین پر خرچ کرے لیکن اپنی ضروریات میں کمی نہ کرے۔

اور خاوند کے ذمہ بیوی کے خرچے کے بارے میں گزارش ہے کہ خاوند کے ذمہ واجب ہے کہ وہ بیوی کا واجب شدہ خرچہ پورا کرے اور اگر بیوی کہیں ملازم ہو تو وہ بیوی کا مال ہے اور اس کے ساتھ خاص ہے لیکن اگر خاوند یہ شرط رکھے کہ بیوی کی ملازمت اور اس کے گھر سے باہر جانے کی صورت میں وہ اس کی تنخواہ کا کچھ حصہ وصول کرے گا اور عورت اسے تسلیم کرلے

تو اسے مقررہ حصہ اسے ادا کرنا ہوگا۔

بیوی کو جب بھی مال ملے اسے اس کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ وہ اپنی یا اپنی اولاد کی یا پھر اپنے والدین کی ضروریات پوری کرسکے۔ اور اگر اس لڑکی کے اور بھی بہن بھائی ہوں اور ان میں سے کوئی ایک والدین کا خرچہ برداشت کر رہا ہو تو باقی سب سے وجوب ساقط ہو جائے گا اور جو خرچہ برداشت کر رہا ہے وہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ یا پھر ایک صورت یہ ہے کہ سب

بہن بھائی آپس میں والدین کا خرچہ تقسیم کرلیں کہ ہر ایک کو اتنی رقم ادا کرنا ہوگی۔

رہا داماد کا مسئلہ تو اس پر کوئی ضروری نہیں کہ وہ اپنی بیوی کے والدین (یعنی اپنے سسرال والوں) پر خرچ کرتا پھرے لیکن اگر وہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرنا چاہے تو انہیں دے سکتا ہے (بشرطیکہ وہ مستحق ہوں) لیکن بیٹی اپنے والدین کو زکوۃ کا مال نہیں دے سکتی اس لیے کہ بیٹی پر والدین کو کھلانا پلانا واجب ہے لہٰذا وہ زکوۃ کے مال کے علاوہ اپنے مال سے ان کا خرچہ برداشت کرے۔ (واللہ اعلم) (شیخ ابن جبرین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# فتاویٰ نکاح وطلاق

# ص506

## محدث فتویٰ